از عدالتِ عظمیٰ

یونین ٹیریٹری آف چندی گڑھ

بنام

چرنجیت کور

تاریخ فیصلہ: 15 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950 / مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973:

آرٹیکل 226 / دفعات 433، 482 - قتل عمد کے الزام میں سزا یافتہ اور عمر قید کی سزا پانے والا شخص- قبل از وقت رہائی کے لیے درخواست دائر-عدالت عالیہ نے مجرم کو اس بنیاد پر رہا کرنے کی ہدایت کی کہ ریاست نے تین سے زیادہ مواقع پر مقدمہ ملتوی ہونے کے بعد بھی جوابی بیان حلفی داخل نہیں کیا تھا- قرار پایا کہ: عدالت عالیہ نے جوابی حلف نامہ داخل کرنے میں ریاست کی غلطی پر مجرم کی رہائی کی ہدایت دینے میں قانون کی سنگین غلطی کی تھی۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 253، سال 1996۔

سال 1991 کے فوجداری متفرق نمبر 94/5317 میں، فوجداری متفرق نمبر -13555 b/93/ میں، فوجداری متفرق نمبر M-13022 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے مس کامنی جیسوال۔

مدعاعلیہ کے لیے وشال ملک اور ایم ایس دھیا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو یکم جنوری 1995 کو سی ایم نمبر 95/6872 میں دیا گیا تھا۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ مدعا علیہ کو قتلِ عمد کے جرم میں قصوروار ٹھہرایا گیا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ تسلیم شدہ طور پر، انہیں 2 جون 1984 کو 24 ستمبر 1983 کو کیے گئے جرم کے لیے سزا سنائی گئی۔ وہ 19 ستمبر 1983 سے حراست میں ہیں۔ اس کی قبل از وقت رہائی کے لیے عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی گئی ہے۔ متنازعہ حکم میں، عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کو اس بنیاد پر رہا کرنے کی ہدایت کی ہے کہ ریاست نے جوابی حلف نامہ داخل نہیں کیا تھا، اس حقیقت کے باوجود کہ مقدمہ تین سے زیادہ مواقع پر ملتوی کیا گیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ: چاہے عدالت عالیہ کو آرٹیکل 226 کے تحت یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (مختصر طور پر، "کوڈ") کی دفعہ 482 کے تحت قیدی کو رہا کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہو۔

ضابطہ اخلاق کی دفعہ 433 حکومت کو، ایک مناسب معاملے میں، سزا یافتہ شخص کی رضامندی کے بغیر، سزا کو کم کرنے اور مجرم کو قبل از وقت رہا کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ اس کی شق (B) میں عمر قید، 14 سال سے زیادہ کی قید یا جرمانے کی سزا کا التزام ہے۔ بلاشبہ، اس نے 14 سال بھی مکمل نہیں کیے جو کہ ضابطہ اخلاق کے تحت ادا کی جانے والی کم از کم لازمی سزا ہے۔ زیادہ سے زیادہ عدالت، کسی مناسب معاملے میں، جہاں قیدی نے لازمی کم از کم سزا پوری کی ہو، صرف مناسب حکومت کو ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ سزا کو کم کرنے پر غور کرے اور کسی خاص مجرم کو قبل از وقت رہا کرے۔ وہ مزید کچھ نہیں کر سکتے۔ حکومت قیدی کے طرز عمل و دیگر متعلقہ حالات کی بنیاد پر اس طرح کی ہدایت پر غور کرے گی اور اس پر عمل کرے گی۔

اس طرح غور کرنے پر، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے جوابی حلف نامہ داخل کرنے میں اپیل کنندہ ریاست کی طرف سے غلطی پر مجرم کی رہائی کی ہدایت دینے میں قانون کی سنگین غلطی کی تھی۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document